سوال

جب میں گھر میں ہونے والی خاندانی تقریبات یا پھر عید کے موقع پر ہونے والے اجتماعات میں خاوند کے خاندان والوں سے پردہ کرتی ہوں تو وہ میرا مذاق اڑاتے اور کہتے ہیں کہ خاندان والوں کی موجودگی میں آپ کا پردہ کرنا ضروری نہیں ، غیر محرم کے سامنے عورت کے لیے اسلام نے جو ضوابط مقرر کیے ہیں مجھے ان کا علم ہے اور میں ان پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتی ہوں ۔ مجھے ان کی ان باتوں کا سامنا کس طرح کرنا چاہیے تاکہ وہ ان کے جذبات بھی مجروح نہ ہوں ،مجھے یہ بھی علم ہے کہ ان میں صحیح اسلام کی اتباع کرنے کی صفات بھی پائی جاتیں ہیں ، توکیا خاوند کے بھائی اور بہن کے بیٹے بیوی کے لیے محرم ہیں ؟ میں نے کچھ اساتذہ سے اس بارہ میں پوچھا توان کا کہنا تھا وہ محرم نہیں ، لیکن خاندانی اسباب اور خاوند کے اصرار (تاکہ ان کے جذبات بھی مجروح نہ کروں) پر ان سے ہاتھ کے ساتھ سلام لیتی ہوں ، اور ابھی تک یہی ہو رہا ہے اور یہ معاملہ خاندان میں عادی ہے لیکن مجھے اس معاملہ میں مطمئن نہیں ، میری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ میری خیر اور بھلائی کے راستے کی طرف راہنمائی کرے اور میرے گناہ معاف فرمائے ۔

جواب

الحمد للہ

اول :

ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ خیر وبھلائی میں آپ کی مدد فرمائے اور آپ کے معاملہ میں آسانی پیدا فرمائے تاکہ آپ کی پریشانی و غم دور ہو، دین سے دور اور جن لوگوں کا ورع وتقوی کم ہوتا ہے ان سے مسلمان عورت کو بہت کچھ سننا اور دیکھنا پڑتا ہے ، جس پر اسے صبر کرنا چاہیے اور اسے جو کچھ تکلیف پہنچے اس میں اللہ تعالی سے اجروثواب کی نیت رکھے ، اسے اپنے رب کی امید کرنی اور اس سے مدد و تعاون اور ثابت قدمی کی درخواست کرنی چاہیے

مسلمان عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ ان کے مطالبات تسلیم کرے اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ وہ ان کی اختلاط اور مصافحہ اور پردہ ترک کرنے کی خواہشات و شھوات بھی پوری کرے ، اس لیے کہ اگر اس نے ان اشیاء سے راضی کرلیا تو وہ اپنے اللہ کو ناراض کر بیٹھے گی ۔

دوم :

خاوند کے بھتیجے اور بھانجے محرم نہیں بلکہ یہ تو ایسے ہیں جن سے زیادہ احتیاط کرنی واجب ہے ، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تو موت کے برابر قرار دیا ہے ۔

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عورتوں کے پاس جانے سے بچو، ایک انصاری شخص کہنے لگا ، اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ ذرا خاوند کے عزیزواقارب کے بارہ میں تو بتائیں ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : خاوند کے عزیزواقارب تو موت ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (4934) صحیح مسلم حدیث نمبر (2172) ۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اہل لغت اس پر متفق ہیں کہ الاحماء خاوند کے عزیزواقارت کو کہا جاتا ہے مثلا اس کا باپ ،چچا ، بھائی اور بھتیجا ، اور چچازاد وغیرہ ، اور اختان سے مراد بیوی کے عزیزواقارب ہیں ،

اوراصھار کا لفظ دونوں پر بولا جاتا ہے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان (الحموالموت) کا معنی یہ ہے کہ :

دوسروں کی بنسبت توان سے زیادہ خوف اور شر اور فتنہ متوقع ہے ، کیونکہ اس کے لیے بغیر کسی کے اعتراض عورت تک پہنچنا اوراس سے خلوت کرنا ممکن ہے لیکن اجنبی کے لیے ایسا ممکن نہیں ۔

اوریہاں حمو سے مراد خاوند کے والد اوربیٹوں کے علاوہ باقی عزیز اقارب مرد مراد ہیں ، کیونکہ خاوند کے آباء اجداد اوراس کے بیٹے تو اس کی بیوی کے لیے محرم ہیں جن سے اس کی خلوت جائز ہے جنہیں موت کا وصف نہیں دیا جاسکتا ، بلکہ یہاں سے مراد خاوند کے بھائی یعنی دیور ، بھتیجا ، چچا ، اورچچازاد وغیرہ جوکہ محرم نہیں وہ مراد ہیں ۔

اوران کے بارہ میں لوگوں کی عادت یہ ہے کہ وہ اس میں تساہل اور سستی کرتے ہیں اور دیور بھابھی سے خلوت کرتا ہے ، اوراسے ہی موت سے تعبیر کیا گیا ہے جو اجنبی کے لحاظ سے بالاولی منع ہونا چاہیے اس کی وجہ ہم نے اوپر بیان بھی کردی ہے ، جو کچھ میں نے ذکر کیا ہے وہی حدیث کا صحیح معنی ہے ۔

شرح مسلم للنووی (154/14) ۔

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب عورت مکمل طور پر شرعی پردہ میں ہو اوراس کا چہرہ ، بال اورباقی بدن چھپا ہوا ہو تو وہ دیوروں یا اپنے چچازاد وغیرہ کے ساتھ بیٹھ سکتی ہے ، اس لیے کہ یہ عورت کا ستر اور فتنہ ہے ، اوریہ بیٹھنا بھی اس وقت جائز ہے جب اس میں کسی قسم کا خدشہ نہ ہو ، لیکن جس بیٹھنے میں شر کی تہمت ہو وہاں بیٹھنا جائز نہیں ، یہ اسی طرح ہے کہ جس طرح ان کے ساتھ بیٹھ کر موسیقی اورگانے سنیں جائیں ۔

ان میں سے کسی ایک یا پھر کسی اورغیر محرم کے ساتھ بھی عورت کا خلوت کرنا جائز نہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(کوئی عورت بھی کسی مرد سے محرم کی موجودگی کے بغیر خلوت نہ کرے) متفق علیہ ۔

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو عورت اورمرد خلوت کرتے ہیں توان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے) مسند احمد نے اسے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔ دیکھیں فتاوی المراۃ المسلمۃ (1/422-423) ۔

سوم :

عورت اوراجنبی مرد کے مابین مصافحہ کرنا حرام ہے ، اس میں آپ کے لیے اپنے یا پھر خاوند کے عزیز واقارب کی رغبت کی بنا پر تساہل اور سستی کرنی جائز نہیں ۔

عروۃ رحمہ اللہ تعالی عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے انہیں عورتوں کی بیعت کے بارہ میں بتایا کہ :

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کبھی بھی کسی عورت کے ہاتھ کو چھویا تک نہیں ، لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں سے عہد لیتے تھے اورجب عہد لے لیتے تو آپ فرماتے جاؤ میں نے تم سے بعت لے لی ۔ صحیح مسلم حدیث نمبر (1866) ۔

تو یہ نبی معصوم، خیر البشر، اور قیامت کے روز بنوآدم کے سردار کو دیکھیں کہ وہ بیعت میں بھی عورتوں کے ہاتھ نہیں چھوتے حالانکہ اصل میں تو بیعت ہاتھ سے ہوتی ہے، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دوسرے مردوں سے کس طرح مصافحہ کیا جائے؟

امیمۃ بنت رقیقۃ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا) سنن نسائی حدیث نمبر (4181) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2874)۔

شیخ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اس حدیث کو صحیح الجامع (2513) میں صحیح قرار دیا ہے۔

شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

پردے کے پیچھے سے عورتوں کے ساتھ مصافحہ کرنے میں بھی نظر ہے، اور ظاہر یہ ہوتا ہے کہ حدیث شریف کے عموم اور سد ذریعہ پر عمل کرتے ہیں عورت سے مصافحہ کرنا مطلقا منع ہے فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

(میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا)۔

دیکھیں حاشیۃ مجموعۃ رسائل فی الحجاب السفور (69)۔

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

12837